بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد مین نے جلاء العین مین علاوہ اور مباحث مفیدہ کے نہایت تتبع
کے بعد یہہ دعوے کیا ہے کہ خلفاء اربعہ رض مین سے کسی خلیفہ سے افتتاح کے سوا کسی اور مقام مین رفع یدین کرنا بسند
صحیح ثابت نہین۔ ہر چند مخالفین نے بہت خاک چھانی اور اپنے اعوان و انصار سے مدد لی۔ اور دو تین رسالے
بھی جواب مین شائع ہوئے مگر آجتک کوئی صاحب میرے خلاف مین ایک روایت بھی پیش نکر سکے۔ حال مین مولف
رد التردید نے میرے رسالہ ضیاء العین کا جواب قرۃ العین نام شائع کیا ہے جسمین بجز تقریرات
لایعنی کوئی بحث قابل التفات نہین۔ اگر اوسکے ساتھ ضمیمہ جو بتائید بعض اعوان ملحق کیا ہے نہوتا
توفقیر مین اوسکے جواب کیطرف متوجہ بھی نہوتا۔ قولہ ص۱ کیون جناب یہہ کس منہ سے آپ فرمارہے ہین الی
قولہ تنگ نہین اقول آپ نے اس دو ورق مین جو کچھ لکھا ہے اوسکا جواب اہل علم پر ظاہر ہے۔ مجھے اون
جہملات کے جواب مین تضیع اوقات کچھ ضرور نہین قولہ ص۲ حضرت علی تو فرمائین جلدتھا بکتاب اللہ
ورجمتھا بسنۃ نبی اللہ الخ اقول اسی قول کی وجہ سے تو یہہ کہا گیا کہ یہہ اونکا اجتہاد تھا کہ جلد اور
رجم دونون حدین جاری کین اجتہاد کا انتساب کرنا اونپر افترا کیونکر ہوگیا۔ قولہ ص۳ اوسی تلخیص الحبیر مین یہہ
بھی ہے واختار البیہقی ترجیح الموصول الخ اقول اوسی تلخیص سے اس ترجیح کا ابطال بھی ثابت
ہے قولہ ص۳ پہلے سند تو پوری ہر دو کتاب کی نقل کیجئے۔ اقول زیلعی مین دونون کی پوری سند موجود ہے دیکھ
لیجئے قولہ ص۳ آپ نے مصنف عبدالرزاق کو دیکھا بھی ہے الی قولہ یہہ سخت تدلیس آپ کی ہے۔ اقول
کیون جناب آپنے مصنف عبدالرزاق اور صحیح ابن خزیمہ دیکھی ہے جو اپنے رسالہ التعلیم المبتدی کے حصہ اول ص۲۳ مین ابن خزیمہ
کا اور حصہ ثانی ص۱۰ مین مصنف عبدالرزاق کا حوالہ دیا ہے یہہ سخت تدلیس ہے یا نہین ع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا
قولہ ص۳ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین ابن عمر کے اثر کے بارے مین لکھا ہے لکن حکی الاثرم عن احمد انہ تکلم فی اسنادہ

اقول مگر پھر بھی حافظ نے اوسی فتح الباری مین لکھا ہو واسنادہ حسن قولہ ملخ اوس مین راوی ابو کرب ہو اوسکی
نسبت حافظ ابن حجر نے لکھا مجہول۔ اقول یا اللہ اس بیت بکاین کا بھی کوئی ٹھکانا ہو حافظ ابن حجر نے ابو کرب
ازدی کو مجہول لکھا ہے۔ اور اوس اثر کی سند زیلعی مین یون ہو حدثنا عبد اللہ ثنا اسرائیل عن عبد اللہ بن النعمان
عن معویۃ بن قرۃ ثنا ابو کرب او ابو حرب عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص الخ اس اثر مین ابو کرب
ازدی کیونکر ہو سکتے ہین۔ ازدی سے بجز حماد کلبی کسی اور نے روایت ہی نہین کی اور یہی مجہول ہونیکی وجہ ہے۔ حالانکہ
یہ روایت بطریق معویہ بن قرہ ہے نہ بطریق حماد۔ دوسری دلیل ابو کرب ازدی کے نہونے کی یہ ہے کہ عبد اللہ بن
عمرو صحابی ہین۔ ابن حجر نے ازدی کو من السابعۃ لکھا ہے اور طبقہ سابعہ وہ ہے جس نے تابعین سے اخذ کیا ہو نہ
صحابہ سے۔ اصل یہ ہے کہ صحیح ابو حرب ہے نہ ابو کرب جنکی نسبت تقریب مین لکھا ہو ثقۃ اور یہی اصحاب عبد اللہ بن عمرو
سے ہین۔ خلاصہ مین لکھا ہے ابو حرب بن ابی الاسود الدیلی عن ابیہ وعبد اللہ بن عمرو الخ قولہ صفحہ آپ کو کیسے معلوم
ہوا کہ یہہ وہی ابراہیم بن ابی یحیی ہین جنپر جروح کثیرہ وارد ہین۔ اقول معرفت رجال کا جو طریقہ ہے اوسی سے معلوم ہوا
پہلے آپ اپنے اعوان و انصار سے پوچھئے کہ وہ کیا کہتے ہین قولہ صفحہ ٦ اگر ابراہیم مجروح ہوتے تو ضرور حافظ زیلعی
اثر کو ضعیف کہتے اور حافظ ابن حجر درایہ مین اسپر کلام کرتے اقول آپ کی یہہ مہمل تقریر آپ ہی کی رد مین اکثر جگہ ملیگی حاشیہ
دیکھئے اثر عبد اللہ بن عمرو مین اگر کوئی راوی مجہول ہوتا تو زیلعی نصب الرایہ مین اور حافظ ابن حجر درایہ مین ضرور کلام کرتے
قولہ صفحہ علاوہ اسکے سماع ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الزاہد صفار کا محمد بن اسمعیل سلمی سے بطور مصرح کے بھی موجود ہے ضمیمہ ۲
مستدرک حاکم مین ہے الی قولہ اب ہم اس مقام پر اپنے مخلص دوست کا شکریہ ادا کرتے ہین جنکے ذریعہ سے مستدرک
کی روایات دستیاب ہوئین۔ اقول آپنے جتنی روایتین مستدرک سے پیش کی ہین اون مین سے کسی مین سمعت
بلکہ حدثنی و اخبرنی بھی نہین ہے بلکہ حدثنا ہے اور آپ اپنے رسالہ الجہر بالتامین صفحہ ۲ اور سکیر
مین اسکے قائل ہو چکے ہین کہ حدثنا سماعت مین نص نہین ہے۔ بہرکیف اگر واقعی وہ روایتین مستدرک
مین ہین تو ثبوت سماع کی تسلیم کرنے مین مجھے کچھ عذر نہین مگر یہہ تو بتائیے کہ اگلے راویون مین البتہ عنعنہ شائع
تھا مگر پچھلے رواۃ اس خیال سے کہ مظنہ ارسال نہو برابر اخبرنا یا حدثنا ایسے الفاظ استعمال کرتے چلے آئے چنانچہ متتبع

شہر مخفی نہین۔ ایسی حالت مین صفار نے اگر روایت مذکورہ بلا واسطہ سلمی سے سنی ہے تو حدثنا و اخبرنا ...

قال کیون کہا جسمین مظنہ ارسال ہوتا ہی۔ بہرکیف چونکہ عنعنہ معاصر اکثر محدثین کے نزدیک سماع پر محمول ہوتا ہے
دونون قول کا مفاد ایک ہے۔ لہذا علت انقطاع نظر انداز کرکے مین کہتا ہون کہ پھر بھی وہ اثر صحیح نہین ہے
بیہقی نے اوسکی سند یون لکھی ہے۔ اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار
من اهل اصبہان املاء من اصل کتابه قال قال ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل السلمی صلیت
خلف ابی النعمان محمد بن الفضل فرفع یدیه الخ محمد بن الفضل اگرچہ ثقہ ہین مگر آخر عمر مین مختلط
ہوگئے تھے کاشف مین ذہبی نے لکھا ہے محمد بن الفضل ابو النعمن السدوسی عارم الحافظ
عن الحمادین وجریر بن حازم وعنه خ وعبد وهناد تغیر قبل موته وترك الاخذ عنه
اور تقریب مین لکھا ہے ثقة ثبت تغیر فی اخر عمره میزان مین لکھا ہے قال البخاری تغیر
عارم فی اخر عمره وقال ابو داؤد بلغنی ان عارما انكر سنة ثلث عشرة ومائتین
ثم راجعه عقله ثم استحكم به الاختلاط سنة ست عشرة ومائتین۔ اور اسی
میزان مین ابن حبان کا یہہ قول نقل کیا ہے۔ اختلط فی آخر عمره وتغیر حتی کان
لا یدری ما یحدث به فوقع فی حدیثه المناکیر الکثیرة فیجب التنکب عن حدیثه
فیما رواه المتاخرون فاذا لم یعلم هذا من هذا ترك الكل ولا یحتج بشیٔ منها
اگرچہ ذہبی نے حبان کی اس قول کی رد مین کہ بعد اختلاط اونکی حدیثون مین مناکیر کثیرہ واقع ہوئے دارقطنی
کا یہہ قول پیش کیا ہے کہ تغیر باخره وما ظهر له بعد اختلاطه حدیث منكر وهو ثقة مگر
مین کہتا ہون کہ ابن حبان نے وقوع مناکیر کثیرہ کا دعوے کیا ہے اور دارقطنی پر ظاہر نہوا۔ چونکہ مثبت
نافی پر مقدم ہے لہذا قول ابن حبان مقدم سمجھا جائیگا۔ اور اگر بالفرض دارقطنی کا قول صحیح مان لیا جاے جب بھی
اسمین سب کو اتفاق ہے کہ آخر عمر مین وہ مختلط ہوگئے تھے۔ لہذا حسب اصول حدیث اونکی وہی روایتین مقبول
ہونگی جو قبل اختلاط مروی ہین۔ محمد بن اسمعیل سلمی کا اونکے قدما اصحاب سے ہونا ثابت نہین۔ صحاح ستہ مین کوئی
روایت بطریق سلمی عن محمد بن الفضل مروی نہین۔ لہذا بیہقی کی وہ روایت ضعف سے خالی نہین۔ نہ خود
انھون نے باوجود تائید مذہب شافعی اوسکی صحت کا دعوے کیا اور نہ کسی دوسرے محدث نے اوسکی تصحیح کی۔

قولہ اور حافظ ابن حجر زیلعی نے انکی روایت کو نقل کرکے اسپر سکوت کیا۔ اقول زیلعی کا حوالہ محض غلط ہے زیلعی نے وہ روایت نقل ہی نہین کی ہے پھر کسکا حوالہ جھوٹ ثابت ہوا قولہ اسقدر ائمہ کی تضعیف کے مقابل اکیلے ترمذی کی تحسین کیسے قبول کر لیجائے اقول صرف ترمذی نے اسکی تحسین نہین کی بلکہ ابن حزم نے بھی تصحیح کی ہے۔ اور تضعیف کرنیوالے گو کتنے ہی ہون مگر جب وجہ تضعیف درست نہین تو بیشک تحسین ترمذی مقبول ہوگی۔ قولہ انکو مسلم کے رجال سے کرنے لگا ہے۔ اقول ابوبکر کے رجال مسلم ہونے سے انکار وہی شخص کرسکتا ہے جسکو علم سے مس نہین۔ جناب الاتمام کتب رجال سے یہہ ثابت ہے صحیح مسلم دیکھ جائیے متعدد جگہ ان سے روایت موجود ہے۔ آپکا یہہ قول بجز سفسطہ اور کیا

قولہ عاصم بن کلیب اگرچہ رواۃ مسلم سے ہین مگر آپ یہہ دکھائین کہ مسلم نے ان سے بلا متابعت روایت کی ہے۔ اقول بہتر یہہ بھی سہی۔ دیکھئے مسلم نے کتاب اللباس مین روایت کی ہے عاصم بن کلیب عن ابی بردۃ عن علی قال نہانی یعنی النبی صلی اللہ علیہ و سلم ان اجعل خاتمی فی ہذہ الخ اس روایت مین عاصم کا کوئی متابع نہین فالحمد للہ علی ذالک

تمت

اطلاع حضرات غیر مقلدین رفع یدین للرکوع کے قائل ہین اور للسجود کے منکر۔ مین نے الزاماً یہ روایتین کتب احادیث سے نکال پیش کردی ہین عن مالك بن الحويرث انه راى النبي صلعم رفع يديه في صلاته و اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع واذا سجد واذا رفع راسه من السجود حتى يحاذي بهما فروع اذنيه رواه النسائي واسناده صحيح وعن ابن عمر ان النبي صلعم كان يرفع يديه عند التكبير للركوع وعند التكبير حين يهوي ساجدا رواه الطبراني في الاوسط وقال الهيثمي واسناده صحيح وعن انس ان النبي صلعم كان يرفع يديه في الركوع والسجود رواه ابو يعلى وقال الهيثمي ورجاله رجال الصحيح وعن يحيى بن ابي اسحق قال رايت انس بن مالك يرفع يديه بين السجدتين رواه البخاري في جزء القراءة واسناده صحيح ابھی مندرجہ حضرات نہ تو رفع یدین للسجود کے قائل ہوتے ہین اور نہ اسکے نسخ کے قائل خواہ مخواہ حیلہ حوالہ کرتے ہین مگر صحیح یہ ہے کہ [illegible] حنفیہ مطلع نسخ کے قائل ہین اگر یہ حضرات شیعہ کیطرح رفع یدین للسجود بھی کرنا شروع کردینگے واللہ

مطبع حسین المطابع [illegible]